بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ٭ ۲۰ احسان ۱۳۵۴ہش ٭ ۲۰ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۳۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا اللہ تعالیٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے

ہر وقت لرزاں و ترساں رہو اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو

حضور علیہ السلام نے دُنیا کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

”جو کچھ ہے پوست ہی ہے ظاہرداری کے طور پر اگر کچھ کیا جاتا ہے تو کیا فائدہ؟ دِل والے اَور ہی ہوتے ہیں ان کی آنکھیں صاف ہوتی ہیں، ان کی زبان صاف ہوتی ہے، ان کے چال چلن میں ایک خاص امتیاز ہوتا ہے وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ تری زبان درازی سے کوئی (شخص) اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتا۔ مجازی حکام کو جو اصل حالات سے ناواقف ہوں کوئی (بیشک) خوش کرلے مگر اللہ تعالیٰ کی نظر تو دل پر ہے وہ دل کے مخفی در مخفی خیالات تک جانتا ہے پس جب تک انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف نہیں آتا ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا خدا تعالیٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئی۔

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کچھ بھی حصہ لوگوں کا درست ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ یہ تو اور بھی چالاکی ہے کہ لوگوں کے سامنے نیک بنتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور خدا ترس ظاہر کرتے ہیں مگر اندرونی طور پر بڑی خرابیاں ان میں موجود ہوتی ہیں۔۔۔ اگر اللہ تعالیٰ سے معاملہ صاف نہ ہو تو یہ چالاکیاں اَور بھی خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہیں چاہیئے کہ انسان خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرے اور پُوری فرمانبرداری اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرے اور اس کے بندوں کو بھی کسی قسم کی اذیت نہ دے۔

پس اصل اور صحیح علاج یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرلے اور اس کی حد بندیوں کو نہ توڑے اور اس کی مخلوق پر رحم کرے بدمعاملگی نہ کرے یہ سب کام اخلاص کے ساتھ کرے دکھلانے کی نیت سے نہ کرے اگر اس قسم کی تبدیلی کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رحم کے ساتھ اس پر نظر کریگا۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۱۳ ، صـ۱۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ آمین

ربوہ ۲۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال (خرچ) صدر انجمن احمدیہ قادیان جو سلسلہ کے دیرینہ مخلص خادم ہیں، ۷ مئی ۱۹۷۵ء سے امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی ایک آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ چونکہ وہ ذیابیطس کے بھی مریض ہیں اس لئے شوگر کنٹرول ہونے کے بعد اپریشن ہوگا۔ ادھر موسم بھی دن بدن شدید گرم ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ محترم قریشی صاحب موصوف کے اپریشن کی کامیابی اور بینائی کے پورے طور پر عود کر آنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری عبدالرب خان صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ گُردوں میں خرابی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد المغنی زاہد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم کے بارے میں تصحیح

۱۷ جون ۱۹۷۵ء کے الفضل میں امتحان کی تاریخ ۲۵/۲۶ جون چھپا ہے یہ درست نہیں اصل تاریخ ۲۷/۲۹ جون ہے۔ دوسرے نصاب میں ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم و سوم نہیں بلکہ ربع اوّل پڑھا جائے۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۵۴ھ
۲۰ جون ۱۹۷۵ء

مہمیز کا کام دینے والا جذبۂ بے اختیار

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بہ تکرار روشنی ڈالی ہے کہ مومنوں کو شدید ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور یہ ابتلاء اور آزمائشیں بالعموم مخالفین حق کی طرف سے اذیتوں اور نت نئے مظالم کی شکل میں وارد ہوتی ہیں۔ حقیقی مومن ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر و استقلال اور توکّل علی اللہ کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے اور اس یقین پر پوری بصیرت کے ساتھ قائم رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کو از خود دُور کر دکھائے گا اور ان کے لئے آرام و آسائش کا زمانہ لے آئے گا۔ صبر و رضاء اور توکّل علی اللہ کے اعلیٰ نمونہ کے ساتھ ساتھ وہ اُن فرائض کی کماحقہ، ادائیگی سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کئے جاتے ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ ان فرائض کی طرف سے غفلت کو وہ بہت بڑا جرم تصوّر کرتے ہیں۔

مخالفین حق کی طرف سے جتنی زیادہ انہیں تکلیفیں اور اذیتیں دی جا رہی ہوتی ہیں اتنی ہی زیادہ مستعدی اور تعہد کے ساتھ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہماک اختیار کرتے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ابتلاء اور آزمائشیں عارضی ہیں اور فرائض مستقل نوعیت کے حامل ہیں۔ اگر عارضی تکلیفوں سے ڈر کر فرائض کی بجاآوری میں ان سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہوتی تو اس سے بڑی بدبختی اور کوئی نہیں ہوگی۔ اسی لئے وہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران فرائض کی ادائیگی میں پہلے کی نسبت بڑھ کر مستعدی اور جوکسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کی یہ مستعدی اور جوکسی اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کی اس مستعدی اور فرض شناسی سے خوش ہو کر ان کی مشکلات اور مصائب کو دُور کرتا چلا جاتا ہے اور اس طرح ان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف ہی بڑھتا رہتا ہے۔

مستقل نوعیت کے حامل وہ فرائض کونسے ہیں؟ ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(التوبہ آیت ۷۱)

ترجمہ:- اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں مومنوں کے پانچ فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ اوّل:- باہم ایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور محبت کا سلوک اور تعلقاتِ اخوت کا استحکام۔ دوم:- ایک دوسرے کو نیکی کی تلقین کرنا اور بُری باتوں سے روکنا۔ سوم:- نماز باجماعت کا قیام اور دعاؤں کا خصوصی التزام۔ چہارم:- اپنے اموال خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے میں خاص ذوق و شوق کا اظہار۔ پنجم:- اللہ اور اُسکے رسولؐ اور رسولؐ کے نائبین کی طرف سے جو حکم بھی ملے پوری انشراح اور جذبہ و جوش کے ساتھ اس کی اطاعت۔ ان پانچوں فرائض کی بجاآوری کا ثمر اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں انہیں اپنے غیر معمولی رحم اور فضل کا مورد بنائے گا اور چونکہ وہ غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے اس لئے اس کا رحم اور فضل اس رنگ میں ظاہر ہوگا کہ وہ انہیں بھی حکمت سے حصّہ وافر عطا فرمائے گا اور انہیں دنیا میں مغلوب نہیں رہنے دے گا بلکہ انہیں غلبہ عطاء فرمائے گا اور دُوسرے ان کی فضیلت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے چلے جائیں گے۔

حقیقی مومن یوں تو عام حالات میں بھی اپنے ان فرائض کو پوری مستعدی سے بجا لا رہے ہوتے ہیں لیکن ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں وہ اپنے ان فرائض کی بجاآوری میں اَور بھی زیادہ مستعد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اُس وقت دنیا ان کے ساتھ بے رحمی اور بڑی حد تک درندگی کا سلوک کر رہی ہوتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس بے رحمی اور درندگی کا مداوا ایک ہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں رحم کے قابل بنائیں۔ اگر وہ انہیں اپنے رحم کا مستحق سمجھ رہا ہو تو پھر دنیا والوں کی بے رحمی اور درندگی اُنہیں کچھ بھی گزند نہیں پہنچا سکتی۔

الغرض ابتلاء اور آزمائشیں مومنوں کو سُست نہیں بناتے بلکہ وہ فرائض کی ادائیگی میں ان کے لئے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔ ابتلاؤں کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اس ولولۂ عشق کے تحت وہ زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ مخالفین حق ان کی جمعیت کو منتشر کرنے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں لیکن نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اخوت کا جذبہ اَور زیادہ پختہ ہو کر انہیں بنیان مرصوص بنا رہا ہوتا ہے، وہ اور زیادہ مستعدی کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجالانے میں مصروف ہونے کے باعث باطنی قوّت کے لحاظ سے مستحکم تر ہو رہے ہوتے ہیں۔ خشوع و خضوع کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی نیز عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں ان کا انہماک پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے، اپنے اموال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے میں وہ پہلے سے بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں وہ اس درجہ محو ہو جاتے ہیں کہ ان کے کسی حکم سے انحراف یا اس کی بجاآوری میں غفلت یکسر خارج از امکان ہو کر رہ جاتی ہے۔

ان کا یہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق، فرائض کی بجاآوری میں ان کی پہلے سے بڑھی ہوئی مستعدی اور جوکسی نیز انابت الی اللہ اور دُعاؤں میں ان کا استغراق اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لانے کا موجب بنتا ہے اور وہ مائل بہ رحم ہو کر ان کی خاطر زمین و آسمان کو پلٹ کر رکھ دیتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

قطعات

دِل پریشان، آنکھ نم نہ کرو
دیکھو اپنا وقار کم نہ کرو
مُسکراتے رہو مصائب میں
تُم ہو مومن اگر تو غم نہ کرو

مَیں نے کیا کچھ نہیں سُنا لیکن
دِل مرا مطمئن ہے، لب خاموش
لوگ جو چاہیں مُجھ کو ٹھہرائیں
مَیں ہوں شاہِ عربؐ کا حلقہ بگوش

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اعلیٰ اسلامی خُلق ــــ عیادتِ مریض

سلطان احمد پیرکوٹی

جماعت احمدیہ مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے اسے اس زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ثبوت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا اور اخلاق محمدی کو پھر سے پیدا کرنا اس کے قیام کا مقصد ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف ہم اخلاق محمدی کو اپنے اندر پیدا کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اپنے رنگ میں رنگین کریں۔

آجکل جن اخلاق کی طرف پوری توجہ نہیں دی جارہی ان میں سے ایک خلق عیادتِ مریض ہے قرن اول کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں یہ خلق نمایاں نظر آتا تھا۔ لیکن بعد میں آہستہ آہستہ اس کی طرف توجہ کم ہوگئی۔ اب اس کی طرف سے سستی اور غفلت برتی جارہی ہے۔ حالانکہ عیادتِ مریض ایک ایسا خلق ہے کہ اس سے نہ صرف اپنی عاقبت کو سنوارنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے بلکہ اس سے اخوت کا جذبہ ابھرتا ہے تعاون علی البر کا موقعہ ملتا ہے دل کو تسکین و اطمینان نصیب ہوتا ہے قوم کی اجتماعی قوت بڑھتی ہے انسانی معاشرہ متعدد برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ عیادتِ مریض کے نتیجہ میں ایک مومن ارشادِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنے لئے اجر و ثواب حاصل کرتا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ گلی یا محلہ میں ایک شخص بیمار ہوتا ہے اور وہ ایک عرصہ بیمار رہ کر خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاتا ہے لیکن محلہ اور گلی والوں کو اس کا علم نہیں ہوتا یا علم ہوتا ہے تو اس کا احساس ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر اگر عیادت کی طرف توجہ ہے تو اسے ایک رسم بنا لیا گیا ہے۔ نیت ثواب کی نہیں ہوتی قرابت اور رشتہ داریوں کے تعلقات کی خاطر مجبوراً ایسا کیا جاتا ہے یا پھر کوئی اہم شخصیت بیمار ہو جائے وہ بیماری کس قدر معمولی ہو اس کی عیادت کو جا کر اس کی رضا و خوشنودی کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے خدا تعالیٰ نے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

کہکر تمام مومنوں کو باہم بھائی بھائی قرار دیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امتِ مسلمہ کو ایک جسم انسانی کی مانند بتایا ہے آپ فرماتے ہیں:

"مسلمان اپنی باہمی محبت و شفقت اور ہمدردی میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب اس کا ایک عضو دکھ میں ہوتا ہے تو باقی سارا جسم بھی اس کے باعث بے خوابی اور بخار کی وجہ سے بے قرار رہتا ہے"

(بخاری و مسلم)

پس اگر کوئی مسلم بیمار ہوتا ہے تو دوسرے مسلمان بھائی کو اس کا احساس ہونا چاہیئے اسے یہ سمجھنا چاہیئے کہ گویا وہ خود بیمار ہوگیا ہے اور جس طرح وہ اپنی بیماری میں ساری ساری رات بیدار رہتا ہے اپنے بھائی کی بیماری کی وجہ سے بھی اسے اتنا ہی بے چین ہونا چاہیئے کہ اسے راتوں کو نیند نہ آئے اور اس تکلیف کے احساس میں چھوٹے یا بڑے اور امیر یا غریب کی تمیز نہیں ہونی چاہیئے ہر ایک کے لئے برابر محبت و شفقت اور ہمدردی کا اظہار ہونا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو عیادتِ مریض کی طرف صرف توجہ ہی نہیں دلائی بلکہ حکماً ارشاد فرمایا ہے کہ

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا
الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ

(ابوداؤد)

بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

آپ نے عیادت کو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق قرار دیا ہے۔

(بخاری و مسلم)

نسائی کی ایک روایت ہے کہ

لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ
خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ
وَیَشْھَدُہٗ اِذَا مَاتَ
وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ
وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ
وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ
وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ
اَوْ شَھِدَ

ایک مومن کے لئے دوسرے مومن کے متعلق چھ باتیں فرض ہیں۔

۱۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے
۲۔ جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہو۔
۳۔ جب وہ اس کو مدد کے لئے بلائے تو اس کو جواب دے۔
۴۔ جب وہ اس سے ملے تو السلام علیکم کہے۔
۵۔ جب اُسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ (خدا تعالیٰ تجھ پر رحم کرے) کہے۔
۶۔ خواہ وہ حاضر ہو یا غائب ہر حال میں اس کی خیر خواہی کرے۔

عیادتِ مریض ایسا اہم خلق ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندہ سے اس کے متعلق سوال کرے گا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیگا

مَرِضْتُ فَلَمْ یَعُدْنِیْ
ابْنُ اٰدَمَ وَظَمِئْتُ فَلَمْ
یَسْقِنِیْ ابْنُ اٰدَمَ فَقُلْتُ
اَتَمْرَضُ یَا رَبِّ قَالَ
یَمْرَضُ عَبْدٌ مِنْ
عِبَادِیْ مِمَّنْ فِی الْاَرْضِ
فَلَا یَعُوْدُہٗ فَلَوْ عَادَہٗ کَانَ
مَا یَعُوْدُہٗ لِیْ وَیَظْمَاُ
فِی الْاَرْضِ فَلَا یُسْقٰی
فَلَوْ سُقِیَ کَانَ مَا سَقَاہُ
لِیْ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۰۴)

میں بیمار ہوا تو ابن آدم نے میری عیادت نہ کی اور میں پیاسا تھا ابن آدم نے مجھے پانی نہ پلایا اور جب یہ عرض کیا جائے گا کہ اے اللہ کیا تو بھی بیمار ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں میں سے ایک بندہ بیمار ہوا تو اس کی عیادت نہ کی گئی اگر اس کی عیادت کی جاتی تو وہ میری ہی عیادت ہوتی۔ پھر فرمائے گا۔ میرا ایک بندہ پیاسا تھا مگر اسے پانی نہ پلایا گیا اگر اسے پانی پلایا جاتا تو وہ گویا مجھے ہی پانی پلایا جاتا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا آپ اپنے غلاموں کی عیادت کا التزام فرمایا کرتے چنانچہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ لَیْسَ
بِرَاکِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ

(ابوداؤد)

میں بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے پیدل تشریف لاتے آپ کسی خچر یا گھوڑے پر سوار ہو کر نہ آتے۔

حضرت عائشہ بنت سعدؓ روایت کرتی ہیں کہ جب میرے باپ حضرت سعدؓ بن معاذ غزوہ خندق میں زخمی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ

ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً
فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ
قَرِیْبٍ (ابوداؤد)

آپ نے مسجد میں ان کے لئے ایک خیمہ لگا دیا تا قریب سے حضرت سعد کی عیادت فرما سکیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کے خلق کو صرف مسلمانوں سے ہی خاص نہیں کیا بلکہ اس کو غیروں تک وسیع کیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔

اِنَّ غُلَامًا مِنَ الْیَھُوْدِ کَانَ
مَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَقَعَدَ
عِنْدَ رَاْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ
اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ
وَھُوَ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَقَالَ
لَہٗ اَبُوْہُ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ
فَاَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ
یَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ۔

(ابوداؤد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک یہودی لڑکا بیمار ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور اسے تلقین فرمائی کہ اسلام لے آ۔ اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ ابو القاسم (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لے چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس جانے کے لئے اُٹھے تو فرمایا سب تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے جس نے اسے میرے ذریعہ جہنم کی آگ سے بچا لیا

بیماری کے وقت انسان رقیق القلب ہو جاتا ہے۔ اسے خدا تعالے کی طرف توجہ ہوتی ہے اور وہ اپنے انجام کے متعلق سوچتا ہے اسلئے غیر مسلم کی عیادت میں یہ فائدہ (جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ظاہر ہے) ہوتا ہے کہ اگر اسے اس وقت اسلام کی تبلیغ و تلقین کی جائے تو ایسا ممکن ہے کہ وہ ہدایت پا جائے اور اس طرح اس کی عاقبت سنور جائے گی اور عیادت کرنے والے کو دوہرا ثواب ملے گا۔ عیادت مریض کا بھی اور مریض کے ہدایت پانے کا ذریعہ بننے کا بھی۔ عیادت مریض کے نتیجہ انسان خدا تعالے کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اس کے غضب سے محفوظ رہتا اور اس کی رضا کی جنتوں کا وارث بنتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ كَانَ صَائِمًا وَعَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً غُفِرَ لَهُ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲)

جو شخص روزہ دار ہو اور پھر وہ کسی مریض کی عیادت کرے اور کوئی شخص فوت ہو گیا ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے تو وہ اپنے اس نیک کام کے نتیجہ میں اللہ تعالے سے مغفرت حاصل کرے گا۔ یعنی اس کے پہلے گناہ خدا تعالے معاف کر دے گا۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے

كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ

اللہ تعالے اسے جنت میں جانے کی ضمانت دے گا۔

ابن ماجہ میں روایت ہے کہ:۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا (فرشتہ) آواز دیتا ہے کہ تو نے بہت اچھا کام کیا۔ تیرا اس راستہ میں چلنا مبارک ہو اور تو نے اس ذریعہ سے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے اور یہ کام کسی رسم کے طور پر یا کسی انسان کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالی کی خوشنودی کے حصول اور ثواب کی نیت سے کرے تو اس سے جہنم ستر سال کے فاصلہ تک دور کر دی جائے گی۔

ایک اور روایت میں ہے

إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشٰى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱)

جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک کا عرصہ جنت کا پھل کھاتا ہوتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس عیادت کی غرض سے بیٹھ جاتا ہے تو رحمت خداوندی اسے ڈھانپ لیتی ہے اگر وہ صبح کے وقت عیادت کے لئے جائے تو ستر ہزار فرشتے اسکے لئے شام تک دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح طلوع ہونے تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں

اجر و ثواب کے علاوہ عیادت مریض کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اپنی عاقبت سنوارنے کا موقعہ ملتا ہے اسے اپنے انجام سے علم ہوتا ہے وہ اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو دور کرتا اور گناہوں سے اجتناب کرتا ہے اور خدا تعالے کے حضور اپنی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے احادیث میں وارد ہے کہ

عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَامْشُوْا مَعَ الْجَنَائِزِ تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مریض کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ۔ تمہارا ایسا کرنا تمہیں آخرت کی یاد دلائے گا یعنی تمہیں بھی اپنے انجام کی فکر ہو گی تمہیں اپنی عاقبت کو سنوارنے کا خیال پیدا ہو گا۔

پھر لوگ عیادت کے لئے جاتے ہیں تو مریض کے پاس ایسی باتیں کرتے ہیں جس سے اس کی قوت دفاع کمزور ہوتی ہے اور وہ مایوسی اور قنوطیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مریض کے پاس جاؤ تو اس کے حوصلہ کو بڑھاؤ۔ اسے بیماری کا مقابلہ کرنے کا عزم پیدا کرنے کی تلقین کرو۔ اس کے لئے دعا کرو۔ اس کے ورثاء کے حوصلوں کو بڑھاؤ۔

احادیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی مریض کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تو مریض کے پاس بیٹھ کر اس کی شفاء کے لئے خدا تعالے سے دعا فرماتے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی:۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا

(مسلم)

اے اللہ تو سعدؓ کو شفا دے

حضرت سعدؓ بن معاذ جب غزوہ خندق میں زخمی ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لے جاتے سعدؓ فرماتے ہیں کہ عیادت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے

اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ

(ابوداؤد)

اے اللہ تو سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو پورا کر

آپ نے اپنی امت کو بھی یہی ہدایت فرمائی کہ جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے تم اس کی شفاء کے لئے دعا کرو۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ

(ابوداؤد)

جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو اپنے اس بندے کو شفاء عطا کر۔

احادیث میں ایک دعا کے معین الفاظ بھی نقل کئے گئے ہیں جو آپ اکثر عیادت کے دوران مانگتے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم میں یہ روایت آتی ہے کہ جب آپ اپنے بعض اہل بیت کی عیادت فرماتے تو اپنا دایاں بازو مریض کے جسم پر رکھتے اور فرماتے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

اے اللہ جو رب ہے لوگوں کا تو اس تکلیف کو دور فرما اور شفاء عطا کر کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفاء نہیں اور پھر ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی دکھ اور تکلیف باقی نہ رہے

غرض عیادت ایک عمدہ اور پسندیدہ خلق ہے اسلام نے اس کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اس کی تلقین فرمائی اور اس کی ترغیب دلائی ہے اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اس کے فوائد کو بیان فرمایا ہے اس کے آداب بیان فرمائے ہیں اور ظاہری سوسائٹی کے لحاظ سے بھی اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس خلق کو اپنے اندر پیدا کرے اس کی طرف توجہ کرے اور اس سے غافل نہ ہو خاص طور پر ایک احمدی کو اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس کو اخلاق محمدی کے احیاء کے لئے کھڑا کیا گیا ہے اللہ تعالے ہم سب کو اخلاق محمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے اور دوسرے لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کرنے کی توفیق دے تا ہم اس کے اجر و ثواب کے وارث بنیں جس کا اس خلق کے نتیجہ میں اللہ تعالے نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ آمین یا رب العٰلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۲۱۰۳

مَیں ملک عبدالمجید خان ولد ملک فقیر محمد خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۸ سال۔ بیعت مارچ ۱۹۲۵ء ساکن لاہور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم مبلغ -/۷۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از پسر ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عبدالمجید خان راوی روڈ ۱۰۴ ڈاکخانہ ویٹن راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد محمد اسحاق ولد چوہدری کرم دین صاحب صدر حلقہ پرانی انار کلی لاہور۔

گواہ شد محمود مجید (پسر موصی) ۱۰۴ راوی روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۴

مَیں ملک محمود مجید خان ولد ملک عبدالمجید خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ وکالت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ دارالنصر غربی ربوہ موجودہ مالیت تقریباً -/۱۴۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت وکالت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ملک محمود مجید خان ۱۰۴ راوی روڈ۔ ڈاکخانہ ویٹن راوی روڈ لاہور شہر۔ گواہ شد۔ محمد اسحاق ولد چوہدری کرم دین صاحب ۱۶۔ نابھہ روڈ لاہور شہر

گواہ شد۔ ملک عبدالمجید خان (والد موصی) لاہور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۵

مَیں ناصرہ محمود زوجہ ملک محمود مجید خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے

۳۔ نقد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ناصرہ محمود ۱۰۴ راوی روڈ ڈاکخانہ ویٹن راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد۔ عبدالمجید خان ولد فقیر محمد خان ۱۰۴ راوی روڈ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اسحاق ولد چوہدری کرم دین صاحب صدر حلقہ پرانی انار کلی لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۶

مَیں بابا عبدالکریم ولد میاں غلام محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ گوٹا فروش۔ عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۱۸ء۔ ساکن سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد پختہ قیمت اندازاً -/۲۵۰۰ روپے رقبہ ۲ ۱/۲ مرلہ قریباً۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت گوٹہ فروشی ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ بابا عبدالکریم پٹھان۔ بڈھی بازار سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ شمس الدین ولد میاں الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ قاسم الدین محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۱۰۷

مَیں آمنہ بی بی زوجہ بابا عبدالکریم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ بی بی معرفت بابا عبدالکریم صاحب بڈھی بازار سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ عبدالکریم خاوند موصیہ۔ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد۔ شمس الدین ولد الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ شہر۔ (باقی)

صدر دواخانہ
الفیض فلیٹس
دارالصدر غربی ربوہ

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی محترم کیپٹن ممتاز احمد صاحب کاغان میں ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گر پڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے سارے جسم پر بڑی سخت چوٹیں آئی ہیں۔ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(شہباز احمد دارالصدر شمالی ربوہ)

خطرناک گرمی
سے کامیاب بچاؤ کے لئے
SUMMER TONIC سمر ٹانک
کی میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیاں استعمال کریں۔ چوس کر یا ٹھنڈے پانی یا شربت وغیرہ کے ساتھ حفظ ما تقدم کے لئے دن میں ۲-۳ دفعہ۔
گرمی یا لُو کے حملہ کی صورت میں ایک گھنٹہ سے ۲ گھنٹہ تک کے وقفہ سے استعمال کریں۔
اونس -/۵ روپے ۱/۲ اونس -/۲ روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون: [illegible]

خدام کے انعامی مقالہ کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء ہے۔ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم تا ۱۰ وفا/جولائی "عشرۂ وقفِ جدید" منایا جائے

امراء و صدر صاحبان، متعلقہ عہدیداران و دیگر احباب کی خدمت میں

اہم درخواست

"وقفِ جدید" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشاء الٰہی کے ماتحت جاری فرمودہ حضورؓ کے آخری ایام کی نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے اور اپنے مفوضہ کام کی بطور احسن سرانجام دہی کے لئے رات دن کوشاں ہے۔

"وقفِ جدید" کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ احسان/جون تک اختتام پذیر ہو رہا ہے اس لئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر کی جماعتوں میں یکم تا ۱۰ وفا/جولائی "عشرۂ وقفِ جدید" منا کر احبابِ جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اس وقت اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔

نیز درخواست ہے کہ عشرہ مذکورہ کے اختتام کے بعد مفصل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔ کان اللہ معھم و کان سعیھم مشکورا۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ایک احمدی طالبۂ علم کی نمایاں کامیابی

میرے شوہر محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم حیدر آبادی کی بھتیجی اور ان کے برادرِ خورد محترم غلام محمود صاحب حال مقیم امریکہ کی بچی عزیزہ مس تقی محمود سلمہا نے بفضل اللہ تعالیٰ سٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک (سٹونی بروک نیویارک) سے بی۔اے کی ڈگری نمایاں اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہے۔ ڈگری کے ساتھ عزیزہ موصوفہ کو دو خاص اعزاز ملے ہیں۔ اوّل یہ کہ انہیں بی۔اے کی ڈگری انگریزی زبان میں آنرز (Honours) کے ساتھ دی گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ انہیں دو سو طلبہ اور طالبات میں سے سب سے زیادہ نمایاں حیثیت کی حامل طالبہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ڈگری کے ساتھ اس اعزاز کو ان انگریزی الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے:-

"Most outstanding student of the class of 1975."

عزیزہ مس تقی محمود سلمہا سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص خادم محترم جناب سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن کی پوتی ہیں۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس شاندار کامیابی کو عزیزہ سلمہا، خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اسے عزیزہ کے لئے اعلیٰ تر اور عظیم تر دینی و دنیوی کامیابیوں اور ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم دار الرحمت غربی ربوہ)

مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ ہو چکے ہیں قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں روانہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم چوہدری حسن دین صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم چوہدری حسن دین صاحب باجوہ درویش قادیان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۷۵ء تین بجے بعد دوپہر وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چوہدری صاحب مرحوم بیمار تو نہ تھے مگر بتقاضائے عمر کچھ عرصہ سے کمزور چلے آرہے تھے۔ بایں صورت چلتے پھرتے اور اپنا کام خود کرتے تھے۔

چوہدری صاحب مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ تقسیم ملک کے ابتدائی ایام میں خدمت مرکز کے لئے قادیان تشریف لے گئے اور اس عہد اور عزم کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک نبھایا۔

ملکانہ شدھی کی تحریک کے زمانہ میں بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر چھ ماہ تک دہلی آگرہ کے نواحی علاقہ میں خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ درویشی کا ستائیس سالہ لمبا دور نہایت سکون اور خوش دلی سے گزارا اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی درویشی پر فخر کرتے اور اسے اپنے لئے اور اپنی نسل کے لئے موجب اعزاز سمجھتے۔ اپنے اہل و عیال کو ملنے کے لئے پاسپورٹ اور ویزا پر پاکستان آتے رہے مگر دل میں ہر وقت قادیان کی ہی لگن رہتی اور واپس پہنچ کر ہی مطمئن ہوتے۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے اور نماز تہجد حتی المقدور بڑے اہتمام سے ادا کرتے اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے اُن کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

چوہدری صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو لڑکے چوہدری نور الدین صاحب اور چوہدری ظہور الدین صاحب چھوڑے ہیں جو محلہ دار الیمن ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

نمایاں کامیابی

خاکسار کی دختر عزیزہ فرحانہ بشیر متعلمہ فضل عمر ہائی سکول ربوہ کے متعلق بورڈ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ۱۹۷۵ء کے مڈل کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل رہی ہے نیز اسے وظیفہ کا بھی حقدار قرار دیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ عاجزہ کے بچوں کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(بشریٰ بشیر پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

محترم مولوی اللہ دتا صاحب ننگلی سابق درویش قادیان پاؤں پر زخم آجانے کی وجہ سے بیمار اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ چونکہ انہیں ذیابیطس کا بھی عارضہ لاحق ہے اسلئے زخم جلد مندمل نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مختار احمد ہاشمی
دار الصدر شرقی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدینِ خدام الاحمدیہ کارگزاری ہفتۂ وصولی کی رپورٹیں جلد بھجوائیں!